روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 25 نومبر 2003ء 29 رمضان 1424 ہجری-25 نبوت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 270

رستہ کی تبدیلی

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عید کے دن ایک رستہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب من خالف الطریق حدیث نمبر 933)

عید سے لذت اٹھانی ہے تو عید کی خوشیوں میں غریبوں کو شامل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ عید الفطر 12/ جولائی 1983ء میں فرمایا

اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اوران کے حالات دیکھیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی۔ کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اوران کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑے ناشکری کے دن کاٹے ہیں، ہم تیرے بڑے ہی ناشکر گزار بندے تھے، نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آ کر وہ روئیں گے خدا کے حضور اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہوں گی۔ ان کو بے انتہاء ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہاء سروران کو عطا ہوں گے۔ یہ ہے وہ عید جو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید ہے۔ یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے۔ پہلے بھی عیدیں تھیں جو خدا نے عطا کی تھیں۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے ان عیدوں کے مزاج بدل ڈالے۔ ان کے مضمون کو بھلا دیا۔ اپنی عیدوں کے رنگ بگاڑ دیئے۔ تو وہ عیدوں کے مقاصد سے دور جا پڑے ان کے لئے وہ عیدیں، عیدیں نہ رہیں جو خدا اپنے مومن بندوں کو عطا کرنا چاہتا ہے۔ (۔) عبادت بھی خصوصیت کے ساتھ کریں اور غریب کی ہمدردی بھی بطور خاص کریں۔ یہاں تک کہ اپنے محلوں میں پھیل کر حسب حالات اور حسب توفیق غریبوں کے گھروں میں جائیں اوران سے کہیں ہم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر تمہارے ساتھ خوشیاں بانٹنے آئے ہیں۔ بچوں سے کہیں اے بچو! آؤ ہمارے بچوں کے ساتھ بیٹھ جاؤ، ان کی ٹافیاں کچھ تم بھی کھاؤ، ان کے کھلونوں سے کچھ تم بھی کھیلو، ہمارے کھانوں میں تم بھی شریک ہو جاؤ اور یہ ہم تم پر احسان کے طور پر نہیں کہہ رہے، یہ صرف اللہ کی خاطر ہے اور اللہ کے سب سے پیارے رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ہے۔ پس اگر تم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہو۔ تو ہم تمہیں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز تم سے کسی جزا اور کسی شکریہ کا تقاضا نہیں کرتے، یہ کام محض للہ ہے اس کا پیار ہی ہماری جزاء ہے۔ وہ محبت سے جب ہمیں دیکھ رہا ہے تو یہی سب سے بڑی جزاء ہے۔

(الفضل 26/ جولائی 1983ء)

درس قرآن اور اختتامی دعا

آج مورخہ 25 نومبر بروز منگل پاکستانی وقت کے مطابق 4 بجے شام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الفضل لندن میں درس قرآن ارشاد فرمائیں گے اور اختتامی دعا کروائیں گے۔ یہ پروگرام ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوگا احباب استفادہ فرمائیں۔

خطبہ عید الفطر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید الفطر مورخہ 26 نومبر بروز بدھ بیت الفتوح لندن سے براہ راست پاکستانی وقت کے مطابق 3:00 بجے بعد دوپہر نشر ہوگا۔ اور 8:10 بجے رات نشر مکرر کے طور پر بھی آئیگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

''سیدنا طاہر نمبر'' کے خریدار متوجہ ہوں

ادارہ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی سیرت و سوانح پر مشتمل باتصویر اور ضخیم نمبر شائع کر رہا ہے۔ اس تاریخی دستاویز کے پیش نظر مستقل خریداران الفضل کے علاوہ جو احباب ''سیدنا طاہر نمبر'' خریدنا چاہتے ہیں وہ جلد ادارہ کو آرڈر لکھوا دیں تاکہ آرڈر کے مطابق طباعت کروائی جائے۔ ضخیم اور قیمتی ہونے کی وجہ سے ایجنٹ حضرات و دیگر احباب نوٹ کر لیں کہ جو آرڈر دیا جائیگا اس میں سے پرچے واپس نہیں ہونگے۔

(ادارہ)

امریکہ سے نیورالوجسٹ ٹیم کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف امریکہ کے تعاون سے امریکہ سے ماہ دسمبر 2003ء میں نیورالوجسٹ Neurologist کی ایک ٹیم جو دو ڈاکٹروں مکرم ڈاکٹر سلیم طاہر صاحب اور مکرم ڈاکٹر بشیر الدین خلیل احمد صاحب پر مشتمل ہے مورخہ 6 دسمبر سے دس یوم کیلئے فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرے گی۔ جو

باقی صفحہ 7 پر

حقائق الاشیاء ⑦

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

روشنی اور زندگی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اپریل 1998ء میں حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح فرمائی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''حقیقی نور کیا ہے وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے''۔ حضور اس کی تشریح میں زندگی کیلئے روشنی کی ضرورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ایک طرف آگ ہے جو بھڑکاتی چلی جاتی ہے۔ بھڑکتی چلی جاتی ہے اور ساتھ آگ والوں کو بھی خاکستر کرتی چلی جاتی ہے۔ دوسری طرف نار کے مقابل پر نور ہے۔ تو جہاں آپ نے آگ بیان فرمایا وہاں نور کا بیان بھی آپ ہی کے الفاظ میں سن لیجئے۔ ''حقیقی نور کیا ہے؟ وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے''۔ دلوں کو سکینت اور اطمینان تو بعض دفعہ جھوٹے توہمات کے نتیجے میں بھی وقتی طور پر ہوسکتا ہے اگرچہ بہت زیادہ اندرونے پر غور کرنے والوں کو پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ سکینت محض جعلی ہے، اس میں کوئی بھی سکینت والی بات نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود جو فرما رہے ہیں، آسمان سے اترتا اور سکینت اور اطمینان بخشتا ہے، وہ کس طرح ہوتا ہے، نشانوں کے رنگ میں اترتا ہے، اب نشان وہ ہیں جو اپنی سچائی کی خود علامت ہوتے ہیں، اب سورج سے نور اترتا ہے تو وہ تمام صفات نور میں جو زندگی بخش ہیں وہ ساری کی ساری کلیتہً سورج میں پائی جاتی ہیں۔ اگر ذرا کسی میں عقل ہو تو وہ اس حیواناتی دور پر نظر ڈال کر دیکھے کہ جب سے زندگی کا آغاز ہوا ہے زندگی کی تمام تر ضرورتیں سورج کے نور سے لی گئی ہیں۔ اس نور کو نکال لو تو مکمل اندھیرا چھا جائے گا زندگی کا پہلا قدم ہی نہیں اٹھ سکتا۔ پس یہ نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترنا جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے اس کی ظاہری مثال سورج کا نور ہے۔ اب جاہل جس کو علم ہی کچھ نہیں اس کو سمجھ ہی نہیں آسکتی کہ یہ ایک قانون قدرت کے مطابق ہو رہا ہے۔ اتفاقاً نہیں ہو رہا۔ مگر جو نشان خدا کے پیارے بندوں پر ظاہر ہوتے ہیں وہ تو تازہ بہ تازہ نو بہ نو دکھائی دیتے ہیں۔

آسمانی نور

اب اہل علم ہونا اور ماضی میں ڈوب کر Biotic Units کا روشنی سے زندگی پانا یہ ایک بہت گہرا مضمون ہے جو ہر کس و ناکس نہیں سمجھ سکتا۔ مگر یہ مضمون تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ آسمان سے جن لوگوں پر نور اترتا ہے وہ اپنے ساتھ نشان رکھتا ہے۔ اور وہ نشان ایسے نہیں ہیں جو صرف دل میں محسوس ہوں۔ وہ دیکھنے والا بھی دیکھتا ہے اور دیکھ سکتا ہے اور خدا کے بندوں کی باتوں کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا کیونکہ وہ باتیں ضرور پوری ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

اس حقیقت کو کوئی بدل کے دکھائے تو پھر اس کی باتوں پر غور ہوسکتا ہے کہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ یہ وہ تازہ بہ تازہ، نو بہ نو، نور ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جس بندے پر نازل ہوتا ہے اس کو یقین سے بھر دیتا ہے۔

نور کی ضرورت

حضرت مسیح موعود سے ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک آنے والے نے سوال شروع کئے جو اپنے آپ کو بڑا فلسفی سمجھتا تھا۔ اس نے کہا آپ نے سلوک کی جتنی منازل طے کی ہیں آخر ایک مقام پہ سمجھتے ہیں کہ میں پہنچ گیا ہوں تو ذرا بتائیں تو سہی کہ ان ساری منازل کے دوران آپ نے کیا کیا دیکھا، کیا کیا رنگ پائے۔ حضرت مسیح موعود نے مسکرا کر فرمایا کہ اگر کلکتہ سے کوئی مسافر گاڑی پر بیٹھ کر پشاور پہنچے اور پشاور اتر جائے اس سے اگر کوئی پوچھے کہ سارے رستے میں آپ نے ہر لمحہ بدلتے ہوئے مناظر کیا کیا دیکھے تو بتا سکے گا آپ کو؟ وہ مناظر اس وقت محسوس ہو رہے ہوتے ہیں لیکن بیان نہیں کیا جاسکتا۔ تو فرمایا تم کیسی بظاہر عالمانہ باتیں کر رہے ہو اس بات میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے میں پہنچ گیا ہوں۔ تو اس پر اس نے اپنی طرف سے پکڑا کہ پہنچ گئے ہیں تو بتائیں کیا دیکھا۔ آپ نے فرمایا میرا دل اس قدر یقین سے بھر گیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس یقین کو کمزور نہیں کرسکتی۔ اس کو آزما کے دیکھ لو۔ جب میں خدا کی طرف سے بات کہتا ہوں تو ناممکن ہے کہ وہ ٹل جائے۔ پس خدا کی طرف بلانے میں میرا دل کامل یقین سے بھر گیا ہے۔ یہ وہ بات ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا۔

''اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے''

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو دنیا کا کوئی انسان ٹال نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں، ''اس نور کی ہر ایک نجات کے خواہش مند کو ضرورت ہے۔'' ہر شخص جو نجات چاہتا ہے اس کو اس نور کی ضرورت ہے۔ اب اس میں قرآن کریم کے تمام احکامات کی طرف اشارہ ہوگیا ہے۔ جس حکم کو آپ توڑیں گے کسی نہ کسی دکھ کو دعوت دیں گے۔ جس حکم کے دائرے سے نکلیں گے ایک شجرہ خبیثہ کی طرف بڑھیں گے جس کا پھل کڑوا اور گمراہ کرنے والا ہے۔ پس مسیح موعود فرماتے ہیں ''اس کی ہر ایک کو ضرورت ہے کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں۔''

بہت گہری اور عارفانہ اور دائمی حقیقت بیان فرما دی، ''جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں'' شبہ کے نتیجے میں عذاب پیدا ہوتے ہیں یعنی خدا کی ہستی کے متعلق شبہ کرنے کے نتیجے میں۔ ''جو شخص اس دنیا میں خدا کو دیکھنے میں بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا۔ خدا کا قول ہے

''من کان فی هذه اعمی (۔) پس یہاں جو خدا کو نہیں دیکھ سکے ان کی عمریں گل گئیں، ضائع ہوگئیں، بڈھے ہوگئے لیکن خدا دکھائی نہ دیا ان کیلئے یہ ایک انذار ہے کہ جیسے تم یہاں اندھے تھے ویسے ہی وہاں اندھے اٹھائے جاؤ گے اور کوئی بھی حقیقت، جو خدا شناسی کی حقیقت ہے نہ تم نے یہاں پائی نہ وہاں پاسکو گے۔

روشنی کا انعکاس

پھر فرمایا ''اور خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشان سے منور کروں گا یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا''۔ یہ ہے اصل خدا کو پانے کی نشانی، اگر سچی جستجو ہوگی تو اللہ تعالیٰ ضرور مل جاتا ہے مگر ملتا اس طرح ہے کہ وہ دلوں کو منور کرتا ہے اور اس کا نور اترتا ہے وہی آسمانی نور جس کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ دلوں پر اترتا ہے اور وہ ڈھونڈنے والوں کے دلوں کو منور کر دیتا ہے۔ جب وہ نور اترتا ہے تو اس نور کو دیکھتے ہیں یعنی خدا کو دیکھتے ہیں کیونکہ ہر چیز اپنی صفات سے دکھائی دیا کرتی ہے۔ اگر صفات نکال دیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا، وجود مٹ جاتا ہے۔ پس اس حقیقت پر غور کریں کہ پھول بھی دکھائی اس لئے دیتا ہے کہ اس کے اندر صفت ہے کہ وہ روشنی کو منعکس کرے۔ جس رنگ میں منعکس کرنے کی صفت ہے وہ رنگ دکھائی دیتا ہے اس کے اندر ایک صفت ہے کہ اپنی بو کو باہر نکالے۔ اس کے اندر Curves ہیں خاص قسم کے، اسکی پتی کے کھلنے کے انداز ہیں۔ یہ ساری صفات ہیں ان صفات کو نکال دیں تو پھول کہاں رہے گا، کچھ بھی نہیں رہے گا۔

پس اس طرح خدا کو نہ دیکھنے والے دل کے اندھے ہیں۔ یعنی صفات الٰہی کا جن کو نور میسر نہ ہو ان کو اللہ نظر آ ہی نہیں سکتا۔ پس اللہ اگر رفتہ رفتہ بھی اپنا نور اتارے تو دیکھنے والا رفتہ رفتہ اس کو دیکھتا چلا جاتا ہے۔ کبھی ایک پہلو سے، کبھی دوسرے پہلو سے۔ فرمایا خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عظیم سے عظیم تر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ خدا کے بندے اور وہ جو شیطان کے بندے ہیں، جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے، ان کے اندر کوئی مشابہت نہیں۔ ان سے ایک جیسا سلوک نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ کو دیکھنے والے پھر دنیا کو بھی دکھائی دیں گے اور اپنی عظمت سے پہچانے جائیں گے۔ ان کے کردار میں، ان کی گفتگو میں، ان کی چال میں، ان کے پیغامات میں، ان کے بنی نوع انسان سے سلوک میں ایک عظمت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس عظمت سے پہچانے جاتے ہیں کیونکہ خدا کی عظمت ان کے اندر جلوہ گر ہوتی ہے۔ جہاں بھی ان کے اندر کمزوری دکھائی دے گی اور ہزارہا ایسے سالکین ہیں جن کے سفر ابھی بہت سے باقی ہیں۔ میں خود بھی اپنے آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں بے انتہا قدم آگے بڑھنے والے باقی ہیں اور جب بھی کوئی کمزوری صادر ہوتی ہے تو میں پہچان لیتا ہوں کہ اس جگہ کوئی نور کی کمی واقع ہوئی ہے یا میں نے کوئی پردہ حائل کر دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ وہ پردہ اٹھا دیتا ہے اور میں دیکھنے لگ جاتا ہوں اور ایک اور نور اترتا ہے۔ پس اپنے نفس کی سچی شناخت سے نور اترا کرتا ہے یہ ایک ایسا راز ہے جس کو اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ کیونکہ یہ راز ہے بھی نہیں، کھلی ہوئی حقیقت ہے اور راز بھی ہے کیونکہ دیکھنے کی آنکھ نہ ہو تو اس کھلی حقیقت کو وہ دیکھ ہی نہیں سکتے۔

ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے سچائی کے نور سے اپنے نفس کو دیکھے اور جب دیکھے گا تو ایک روشنی پیدا ہوگی اور اللہ تعالیٰ وہاں وہ نور اتارے گا جس کی روشنی سے اس کی بدیاں اردگرد سے ظاہر ہونی شروع ہو جائیں گی اور بھاگنی شروع ہو جائیں گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 22۔مئی 1998ء)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جنگوں کے بارے میں مختلف مذاہب کی تعلیمات اور تقابلی جائزہ

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

(قسط دوم)

یہ خیالات صرف ولیم میور تک محدود نہیں رہے بہت سے مستشرقین کا رویہ وہی ہوتا ہے جسے اردو محاورے میں بھیڑ چال کہتے ہیں۔ جو بات ایک نے لکھ دی بعد میں آنے والے اسے بلاتحقیق نقل کئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح غلطیوں کی افزائش کا یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے وہ اپنی تحریروں میں ان روایات کا تذکرہ کم ہی کرتے ہیں جن کی بنیاد مضبوط اسناد ہیں اور جنہیں اصل تاریخی مآخذ کا درجہ حاصل ہے۔ اس طرح تحقیق کے کم از کم تقاضے پورے نہیں کئے جاتے۔ ہمارے زمانے میں منٹگمری واٹ صاحب نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کتب تحریر کی ہیں۔ ان میں اور میور میں یہ فرق ہے کہ میور کی جانبداری واضح نظر آجاتی ہے مگر واٹ لبادہ اوڑھ کر لکھتا ہے وہ جگہ جگہ مسلمانوں سے ہمدردی بھی جتلاتا ہے اور بعض مقامات پر تعریف بھی کرتا ہے لیکن اکثر مقامات پر بنیادی نتائج وہی نکالتا ہے جو میور نے نکالے تھے۔ چنانچہ مدینہ کی طرف ہجرت اور غزوہ بدر کے درمیان کے دور کے متعلق واٹ (Watt) نے وہی نظریات پیش کئے ہیں جو میور (Muir) صاحب نے پیش کئے تھے۔

یہ بات مدنظر رہے کہ دونوں میں تقریباً 100 سال کا فرق ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب Muhammad Prophet and Statesman میں جب ہجرت کے معاً بعد کے سالوں کے متعلق جو بات تحریر کی ہے اس کا نام Provocation of the Meccans رکھا ہے۔ اور مقصد یہ ہے کہ آغاز ہی سے پڑھنے والے کے ذہن میں یہ تاثر جما دیا جائے کہ مسلمانوں نے جارحانہ رویہ اختیار کر کے اہل مکہ کو جنگ پر مجبور کر دیا تھا۔ واٹ اپنی کتاب میں ٹھوس تاریخی حوالے نہیں دیتا لیکن اس کے خیالات کے تجزیئے کے لئے ضروری ہے کہ تاریخی حقائق یکجا کر کے دیکھے جائیں۔

مسلمانوں پر مظالم

حقیقت یہ ہے کہ ہجرت سے پہلے تو مسلمانوں پر ہر قسم کے مظالم کئے گئے انہیں مارا پیٹا گیا، ان کا بائیکاٹ کر کے انہیں فاقوں پر مجبور کیا گیا۔ جن کو بچانے کے لئے ان کے مضبوط رشتہ دار موجود نہیں تھے۔ ان میں سے کچھ کو قتل کر دیا گیا۔ قصہ مختصر یہ کہ ان پر ہر قسم کے مظالم کئے گئے۔ میور تو یہ لکھتا ہے کہ جب مسلمانوں کی اکثریت مدینہ ہجرت کر گئی تو جیسے سب مظالم ختم ہو گئے تھے اور بقیہ مسلمان آزادی سے اپنے دن مکہ میں گزار رہے تھے لیکن ٹھوس تاریخی شہادتیں تو برعکس حالات پیش کر رہی ہیں۔

جب مشرکین نے یہ دیکھا کہ مسلمان پر امن مقام کی طرف ہجرت کرتے جا رہے ہیں تو ان کا غیظ وغضب اور بھڑک اٹھا جس مسلمان پر ان کا ہاتھ پڑا اسے قید کر کے تکالیف پہنچانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ سیرت ابن ہشام میں اس دردناک دور کا تذکرہ حضرت عمرؓ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

حضرت عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اور عیاش بن ابی ربیعہؓ اور ہشام بن عاصؓ نے رات کو مشورہ کیا کہ ہم صبح ''سرف'' کے مقام پر اکٹھے ہوں گے تا کہ مدینہ کی طرف ہجرت کر سکیں۔ اور جو وقت مقررہ پر وہاں نہ آسکا تو سمجھ لیا جائے گا کہ اسے قید کر لیا گیا ہے۔ حضرت عمرؓ کے یہ الفاظ ہی بتا رہے ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کو محض عقائد کی بنا پر قید کر لینا ایک عام بات بن چکی تھی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت عیاشؓ تو صبح وہاں پہنچ گئے لیکن حضرت ہشام بن عاصؓ کو مشرکین نے رات کو ہی قید کر لیا۔ جب باقی دونوں مدینہ پہنچ گئے تو ابوجہل اور حارث بن ہشام مل کر عیاشؓ کے پاس آئے اور دھوکا دینے کے لئے کہا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تمہیں نہیں دیکھے گی سائے میں نہیں بیٹھے گی۔ سمجھانے کے باوجود عیاشؓ یہ کہہ کر گئے کہ میں اپنی ماں سے ملاقات کر کے واپس آتا ہوں۔ لیکن یہ صرف دھوکا دیا گیا تھا۔ راستے میں ہی عیاش کو رسیوں سے باندھ دیا گیا اور اسی حالت میں مکہ لے جا کر قید کر دیا گیا۔ یہ دونوں مشرکین کی قید میں رہے یہاں تک کہ آنحضرت کی ہدایت پر ایک مسلمان ولید بن ولیدؓ رات کی تاریکی میں مکہ گئے اور اس احاطے کی زنجیر توڑ دی جس میں انہیں قید کیا گیا تھا۔ اور اس طرح وہ آزاد ہوئے۔

(سیرت ابن ہشام (اردو) مطبوعہ ادارہ اسلامیات طباعت سوئم مئی 1994ء جلد نمبر 1 صفحہ 314-316)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ جب حضرت ابوسلمہؓ اپنی اہلیہ حضرت ام سلمہؓ اور اپنے بچے کو لے کر مکہ سے نکلنے لگے تا کہ مدینہ جاسکیں تو حضرت ام سلمہؓ کے قبیلے کے لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور جبراً بیوی کو خاوند سے علیحدہ کر دیا۔ پھر ابوسلمہؓ کے قبیلے یعنی بنی عبدالاسد کے لوگ آئے اور ماں سے بچے کو چھین کر لے گئے۔ حضرت ام سلمہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں ایک سال تک اس مصیبت میں مبتلا رہی اور روزانہ ایک اونچا مقام پر جا کر رویا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ ان کے ایک چچا زاد بھائی کو ان پر رحم آیا اور اس کی سفارش پر وہ اپنے خاوند کے پاس مدینہ جاسکیں۔

(سیرت ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ 310-311)

مسلمانوں کو گرفتار کرنے کا سلسلہ کسی وقتی جوش کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ اہل مکہ کی مستقل پالیسی تھی جو کہ کم از کم صلح حدیبیہ تک تو جاری رہی۔ چنانچہ بخاری کتاب الشروط میں روایت ہے کہ مشرکین مکہ کی طرف سے سہیل بن عمرو صلح کی شرائط طے کرنے اور دستخط کرنے کے لئے آیا۔ ابھی معاہدے پر دستخط نہیں ہوئے تھے اور اس شرط پر گفتگو ہو رہی تھی کہ قریش کا جو بھی شخص مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس چلا آئے گا، مسلمان اس کو مکہ واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔ اتنے میں حضرت ابوجندلؓ بن سہیل بن عمرو جو سفیر قریش کے بیٹے تھے اور کئی سال سے مسلمان ہو چکے تھے۔ اس حالت میں مکہ سے فرار ہو کر حدیبیہ کے مقام پر پہنچے کہ ان کے جسم پر بیڑیاں موجود تھیں۔ وہ کئی سال سے قید میں اذیتیں برداشت کر رہے تھے۔ حضرت ابوجندلؓ نے مسلمانوں کے سامنے آکر فریاد کی کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مجھے سخت تکالیف دی گئی ہیں اور میں مسلمان ہو کر آیا ہوں۔ مجھے پناہ دو۔ لیکن اس کا باپ سہیل بن عمرو مصر ہوا کہ اسے واپس کرو ورنہ ہمیں کوئی شرط منظور نہیں ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ صرف اس کی رہائی کی اجازت دے دو لیکن باپ کا دل پھر بھی نہیں نرم ہوا۔ جب حضرت ابوجندلؓ نے دیکھا کہ رہائی کی صورت پیدا نہیں ہوتی تو اپنے بدن سے کپڑا اٹھا کر مسلمانوں کو دکھایا۔ جسم پر برسوں کی اذیتوں کے نشان نظر آ رہے تھے۔ یہ منظر اتنا دردناک تھا حضرت عمر جیسی مضبوط شخصیت کا مالک بھی بے اختیار کہہ اٹھا کہ ہم حق پر ہیں اور ہمارے دشمن باطل پر ہیں پھر ہم دب کر صلح کیوں کریں۔ مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا اور وہی میرا مددگار ہے''۔ پھر آپ نے حضرت ابوجندلؓ کو صبر کی تلقین فرمائی۔ (صحیح بخاری کتاب الشروط)

کتنا سنگدل ہوگا وہ شخص جو یہ واقعات پڑھے اور اس کے دل میں درد پیدا نہ ہو۔ مگر ولیم میور صاحب تو بڑے اعتماد سے یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ اس وقت مکہ میں جو مسلمان بچ گئے تھے وہ تو بڑے امن سے رہ رہے تھے اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں تھی۔

اس دور میں مکہ میں مسلمانوں پر مظالم صرف قید کرنے تک محدود نہیں تھے۔ بلکہ ان کو اقتصادی طور پر ختم کرنے اور ان کے اموال لوٹنے کا سلسلہ بھی بھرپور طریقے سے جاری تھا۔ حضرت صہیبؓ بن سنان ایک غریب آدمی کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تھے لیکن اپنی محنت سے وہ مالدار بن گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے کے بعد انہوں نے بھی رخت سفر باندھا۔ لیکن قریش کے کچھ لوگوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہا کہ جب تو یہاں آیا تھا تو غریب تھا، ہم تجھے مال سمیت نہیں جانے دیں گے۔ حضرت صہیبؓ کی شان استغناء یہ تھی کہ انہوں نے فوراً اپنا مال کفار کے حوالے کیا اور خود غربت کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ آپؐ نے یہ واقعہ سنا تو فرمایا کہ تم نے بہت نفع کا سودا کیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1 ص 317)

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات آپ کے ان رشتہ داروں نے فروخت کر دیئے جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اور ایک صحابی حضرت ابواحمد بن جحشؓ نابینا تھے اور ان کی بیوی اپنے آبائی مذہب پر قائم تھیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت فرما گئے تو اس حقیقت کے باوجود کہ ان کی بیوی ان کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں اور معذوری کے ہوتے ہوئے بھی ان کا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کو تڑپ رہا تھا۔ وہ بالآخر مدینہ پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ ابوسفیان کو اس پر اتنا غصہ آیا کہ اس نے ان کا مکان اور ان کے بھائی کے مکان فروخت کر دیئے۔ فروخت ہونے کے بعد اس مکان میں نمک لگا کر کھالیں خشک ہونے کے لئے رکھی گئی تھیں۔ مشرکین مکہ کا سردار عتبہ وہاں سے گذرا۔ باوجود اس حقیقت کے کہ عتبہ اسلام کا دشمن تھا لیکن یہ منظر کہ مکین مظالم سے تنگ آکر ہجرت کر چکے ہیں اور ان کے مکان فروخت ہو چکے ہیں اور ویرانی چھائی ہوئی ہے اتنا دردناک تھا کہ اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اور اس نے بڑے درد سے یہ شعر پڑھا

وکل دار و ان طالت سلامتها
یوما ستدر کها النکباء و الحوب

یعنی ہر گھر کو ایک نہ ایک دن ویران اور فنا ہو جانا ہے چاہے کتنا ہی لمبا عرصہ وہ صحیح وسالم رہے۔

لیکن یہ واقعہ یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا۔ کچھ عرصہ بعد وہی لوگ جنہیں مجبور اور لاچار سمجھ کر گھروں سے نکلنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ اس فاتحانہ شان سے واپس مکہ

میں داخل ہوتے ہیں کہ اہل مکہ میں دفاع کی ہمت بھی نہیں تھی۔ یہ نابینا صحابی پھر مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ انہیں مکہ سے بہت محبت تھی، وہ مکہ کی وادی میں بغیر کسی کا ہاتھ پکڑے چل لیتے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے ایک شعر کہا: جس کا مطلب تھا کہ مکہ کی وادی کتنی پیاری ہے جس میں میں راہبر کے بغیر چل پھر لیتا ہوں۔ آج انہیں اپنے مکان کی محبت بھی یاد آ رہی تھی چنانچہ وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مکان واپس کئے جانے کی درخواست کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت عثمانؓ انہیں ایک طرف لے جا کر سمجھاتے ہیں اور اس کے بعد حضرت ابواحمد اپنے مطالبے سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کے موقع پر نہ اپنے مکانات واپس لئے اور نہ ہی دوسرے صحابہ کو اجازت دی کہ وہ اپنی غصب شدہ جائیدادیں واپس چھین لیں۔ یہاں انصاف کا نہیں احسان کا مضمون جاری تھا۔

(سیرت ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ 334)

یہ تھے مکہ کے حالات مظلوموں کو قید کر کے ان پر تشدد کیا جا رہا تھا۔ حتیٰ کہ باپ بھی بیٹے کو بیڑیاں پہنا کر اذیت دینے سے گریز نہیں کرتا تھا۔ خاوندوں کو بیویوں سے زبردستی جدا کیا جا رہا تھا اور ماؤں سے ان کے بچے چھینے جا رہے تھے۔ معصوموں کے اموال لوٹے جا رہے تھے اور جائیدادیں غصب کی جا رہی تھیں۔ حتیٰ کے عتبہ جیسے مخالف کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ عتبہ کی آنکھوں میں آنسو آئیں تو آئیں لیکن ولیم میور صاحب جیسے مستشرقین کا دل نہیں پسیجتا۔ وہ تو یہی دعویٰ کئے جا رہے ہیں کہ مکہ میں پیچھے رہ جانے والے مسلمانوں پر کوئی ظلم نہیں ہوا تھا، انہیں امن اور آزادی حاصل تھی۔ ان جیسے مصنفین کے ہاں تاریخی حوالہ دینے یا دلیل پیش کرنے کا رواج نہیں ہے۔

جارحیت کی ابتداء کس نے کی؟

اب رہا دوسرا سوال کہ جارحیت کی ابتداء کس نے کی تھی، ہجرت کے بعد کس گروہ نے ایسے حالات پیدا کئے تھے جس کے نتیجے میں جنگوں کا سلسلہ شروع ہوا اور عملاً صلح حدیبیہ تک مسلمان اور مکہ کے قریش حالت جنگ میں ہی رہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ ولیم میور صاحب اور منٹگمری واٹ صاحب تو یہی تاثر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے ہجرت کر جانے کے بعد مشرکین نے سکون کا سانس لیا تھا اور ان کے دل میں تو کبھی مدینہ پر حملہ کرنے کا خیال بھی نہیں آیا تھا۔ لیکن تاریخی حقائق تو برعکس منظر پیش کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہجرت پر مشرکین کو خوش ہونا چاہئے تھا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تھی۔ مگر عملاً ہوا یہ تھا کہ صرف چند صحابہ کے حبشہ ہجرت کرنے پر ہی قریش تلملا اٹھے تھے۔ وہ ہر قیمت پر انہیں واپس لا کر ان پر مظالم کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ اہل مکہ کی طرف سے عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن العاص کو سفیر بنا کر نجاشی کی طرف بھجوایا گیا اور یہ اتنی سوچی سمجھی سازش تھی کہ دربار میں جانے سے پہلے قریش کے سفیروں نے حبشہ کے تمام عیسائی بشپ صاحبان کو جو اس وقت بطریق کہلاتے تھے تحفے دے کر اس سازش میں شریک کر لیا۔ اور ان پادریوں نے بخوشی یہ رشوت قبول کر بھی لی اور ایک نے بھی یہ شرافت نہیں دکھائی کہ اس رشوت کو رد کر دے لیکن نجاشی کے انصاف کیوجہ سے یہ سازش ناکام ہو گئی۔

(مسند امام احمد بن حنبلؒ۔ مسند حضرت جعفرؓ)

مستشرقین کی تحریروں پر تو مدعی سست اور گواہ چست کی مثل صادق آتی ہے کیونکہ مشرکین مکہ نے تو کبھی امن پسند ہونے کا دعویٰ کیا ہی نہیں تھا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخیر وعافیت مدینہ پہنچ گئے تو رؤسائے مکہ نے مدینہ کے سرداروں کے نام یہ خط لکھا۔

''تم لوگوں نے ہمارے آدمی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے اور ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا تو تم اس کا ساتھ چھوڑ کر اس کے خلاف جنگ کرو یا اسے اپنے شہر سے نکال دو ورنہ ہم سب متحد ہو کر تمہارے خلاف جنگ کریں گے۔ تمہارے مردوں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کر لیں گے۔'' (سنن ابوداؤد۔ کتاب الخراج)

اگر یہ اعلان جنگ نہیں تھا تو اور اعلان جنگ کس کو کہتے ہیں؟ ان حقائق کے باوجود اگر یہ نتیجہ نکالا جائے کہ مسلمانوں نے جارحیت کی ابتداء کی تھی اور قریش کے ان تجارتی قافلوں کو روک کر غلط کیا تھا جن قافلوں کے ساتھ بسا اوقات اچھے خاصے مسلح فوجی دستے بھی ہوتے تھے، تو بہرحال اس نتیجے کی بنیاد معقولیت پر نہیں ہو سکتی۔

قریش نے صرف خط لکھ کر اعلان جنگ نہیں کیا تھا بلکہ اس کے بعد مدینہ کے نواح میں حملوں کا آغاز بھی کر دیا تھا۔ چنانچہ غزوہ بدر سے بھی قبل 2 ہجری میں قریش مکہ کے ایک سردار کرز بن جابر نے مدینہ سے صرف تین میل کے فاصلے پر مسلمانوں کی چراگاہ میں لوٹ مار کی۔ حتیٰ کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خطرے کے سدباب کے لئے مدینہ سے نکلنا پڑا مگر کرز بن جابر اور اس کے ساتھی فرار ہو گئے۔ اس واقعے کو بھی مستشرقین نے اپنے مخصوص انداز میں تحریر کیا ہے۔ ولیم میور صاحب اپنی کتاب کے صفحہ 215 پر حملہ آور کرز بن جابر کو بدوؤں کا ایک سردار ظاہر کرتے ہیں۔ اور واٹ صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ، غالباً کرز کے قریش سے دوستانہ تعلقات تھے۔ جب کہ کرز بن جابر کا شجرہ نسب دس پشتوں تک معلوم ہے اور وہ یہ ہے کہ کرز بن جابر بن حسیل بن لاحب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک اور یہ سب مکہ کے قریش سے تعلقات رکھتے تھے۔ یہ دونوں مصنفین اس لاعلمی کا اہتمام اس لئے کر رہے ہیں تا کہ کسی طرح قریش کو معصوم ثابت کیا جائے۔

وہیری صاحب ایک مشہور مستشرق گزرے ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم پر ایک Commentory بھی تحریر کی تھی۔ اس کتاب میں قرآن پر اور اسلام پر اعتراض کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا گیا۔ بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ اس تصنیف میں بے موقع اعتراضات کی بھرمار ہے۔ لیکن جب وہ سورۃ الحج کی اس آیت کریمہ پر پہنچتے ہیں جس میں قتال کی اجازت دی گئی تھی تو یہ لکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ بہت سے مغربی مصنفین نے اس اجازت پر اعتراض کیا ہے لیکن ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس طرح یہی اعتراض کیا ہے لیکن ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس طرح یہی اعتراض بائبل میں مذکور جنگوں پر بھی پڑے گا۔ وہیری (Wherry) جیسا مخالف بھی یہ جانتا تھا کہ قرآنی اجازت کا تو ہر طرح کا جواز موجود تھا لیکن بائبل کی تعلیمات کا دفاع ممکن نہیں ہے۔

بلاوجہ روزہ نہ رکھنا اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

معمولی تکلیف سے روزہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ خداتعالیٰ نے روزہ نہ رکھنے کا عذر بیماری رکھا ہے۔ یا سفر اس کے بغیر روزہ نہ رکھنا خداتعالیٰ کے حکم کو توڑنا ہے۔ تو بیمار یا بیماری کی حالت کو چھوڑ کر (بیماری کی حالت میں اس لئے کہتا ہوں کہ بیماری کی تعریف اتنی محدود ہے کہ بعض بیماریاں اس میں سے نکل جاتی ہیں مثلاً بڑھاپا۔ بوڑھے آدمی کو بیمار نہیں سمجھا جاتا۔ ایسے آدمیوں کو چھوڑ کر) جو انسان بالغ ہو چکا ہو۔ اس کا فرض ہے کہ روزہ رکھے۔ ہاں بچوں پر جو بالغ نہ ہوئے ہوں یا عورتوں پر جنہیں ماہواری ایام آئے ہوں۔ روزہ فرض نہیں روزہ کا بچپن اور ہے اور نماز کے لئے اور۔ یہ بات میں نے گزشتہ سال بہت تفصیل سے بیان کی تھی۔ نماز کے لئے تو 10-11 سال کی عمر تک بچپن ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن روزہ کے لئے بچپن اس وقت تک ہوتا ہے جب تک بچہ پوری طاقت حاصل نہیں کر لیتا۔ اس وجہ سے مختلف بچوں کا یہ بچپن مختلف ہوتا ہے۔ جو 15 سے 20 سال کا ہوتا ہے۔ ہاں اگر بچپن کی عمر میں بچے تھوڑے تھوڑے روزے ہر سال رکھیں۔ تو اچھا ہے۔ اس طرح انہیں عادت ہو جائے گی۔ مگر بہت چھوٹی عمر میں اس طرح بھی روزہ نہیں رکھوانا چاہئے۔ یہ شریعت پر عمل کرانا نہیں۔ بلکہ بچہ کو بیمار کر کے ہمیشہ کے لئے ناقابل بنانا ہے۔ یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے کہ بچہ کا روزہ ماں باپ کو مل جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے بچے سے روزہ رکھوانا جو کمزور ہو اور اپنی جسمانی صحت کے لحاظ سے استوار نہ ہو چکا ہو۔ ثواب نہیں۔ بلکہ گناہ کا ارتکاب کرنا ہے۔ ہاں جب بچہ کی ضروری قوتیں نشوونما پا چکی ہوں تو ہر سال کچھ نہ کچھ روزے رکھوانے چاہئیں۔ تا کہ عادت ہو جائے مثلاً پہلے پہل ایک دن روزہ رکھوایا۔ پھر دو تین چھوڑ دیئے۔ پھر دوسری دفعہ رکھوایا ایک چھڑوا دیا۔ میرے نزدیک بعض بچے تو 15 سال کی عمر میں اس حد کو پہنچ جاتے ہیں کہ روزہ ان کے لئے فرض ہو جاتا ہے۔ بعض 16-17-18-19 اور حد بیس سال تک اس حالت کو پہنچتے ہیں۔ اس وقت روزہ رکھنا ضروری ہے۔

پس یاد رکھو روزہ فرض ہونے کی حالت میں بلاوجہ روزہ نہ رکھنا اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے۔

(خطبات محمود جلد 10 ص 118)

نیکیوں میں سبقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ چند غریب صحابہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مالدار مسلمان نیکیوں میں ہم پر سبقت لے گئے ہیں اور بلند درجات اور دائمی نعمتوں کو حاصل کر رہے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا وہ کیسے۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور ہم بھی۔ وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور ہم بھی (یہاں تک تو معاملہ برابر ہے) لیکن وہ صدقات بھی دیتے ہیں جو ہم نہیں دے سکتے۔ اور وہ غلاموں کو آزاد کرواتے ہیں جو ہم نہیں کروا سکتے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ سکھاؤں جس کے ذریعہ تم ان کو پا لو گے جو تم پر سبقت لے گئے ہیں۔ اور بعد میں آنے والے تم تک نہیں پہنچ سکیں گے اور کوئی بھی تم پر فضیلت نہیں لے جا سکے گا۔ سوائے اس کے جو اسی طرح کرے گا جس طرح تم کرو گے۔ انہوں نے بے ساختہ عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ ضرور ہمیں بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا:۔

''تم ہر نماز کے بعد 33-33 مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر پڑھا کرو۔''

چند دن تو وہ ایسا ہی کرتے رہے پھر وہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ بات سن لی ہے اور اب وہ بھی اسی طرح تسبیحات کرنے لگ پڑے ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا:۔

یہ تو خداتعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

(صحیح مسلم۔ باب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ)

✿ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے نتیجہ میں آج ایک لاکھ سرگرم خادم دین ہیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے موقع پر اہم شخصیات کی شمولیت اور پیغامات

جماعت احمدیہ نہ صرف پر امن جماعت ہے بلکہ رفاہی کاموں میں بھی فعال اور مستعد ہے

ترجمہ وترتیب: مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

جب سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے لندن میں طویل قیام کے دوران خلافت حقہ کے آسمانی نظام کی برکت سے بین الاقوامی سطح پر منعقد ہونا شروع ہوا ہے اور اس نے جزوی لحاظ سے مرکزی جلسہ کی شکل اختیار کی ہے، برطانیہ کے اہل علم، ذی فہم وخردمند اور بہت سے سربرآوردہ حضرات نے نہ صرف اس میں دلچسپی لینی شروع کی ہے بلکہ ان کی اس دلچسپی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ امسال 2003ء میں بھی نہ صرف برطانوی پارلیمنٹ کے بعض ممبران بلکہ یورپی پارلیمنٹ کے بعض برطانوی ممبران، مختلف شہروں اور اضلاع کے میئر صاحبان، متعدد کونسلرز اور برطانوی معاشرہ میں اہم مقام رکھنے والے بعض حضرات نے جلسہ میں شریک ہو کر حاضرین سے خطاب فرمایا اور اپنے ان خطابات میں اور بعض نے اپنے مرسلہ پیغامات میں احمدیت کے دلکش عقائد و نظریات کی تعریف کی اور علی الخصوص جماعت احمدیہ کی امن پسندی، رواداری، مذہبی آزادی کی علمبرداری، بلا تفریق وامتیاز رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی خوش اطواری اور دوسروں کی مخالفانہ روش پر نہایت پرامن ردعمل دکھانے کی مستقل وضعداری کی بہت تعریف کی اور جماعت کے نہایت پرکشش دینی نظریات کی دنیا بھر میں زیادہ سے زیادہ ترویج کے بارہ میں اپنی نیک خواہشات اور کامیابی کی تمناؤں کا اظہار کیا۔

امسال جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران میں سے آنریبل ٹونی کول مین (Hon.Tony Colman)، آنریبل سو ڈوٹی (Hon. Sue Doughty)، اور آنریبل ایڈورڈ ڈیوی (Hon. Edward Davey) شامل تھے۔ علاوہ ازیں یورپین پارلیمنٹ کے دو برطانوی ممبران رائٹ آنریبل جان بووس او۔بی۔ای (Rt.Hon.John Bowis O.B.E) اور بیرونس سارا لڈفورڈ (Baroness Sara Ludford) نے بھی جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں شرکت کر کے سامعین سے انگریزی میں خطاب کیا۔ تشریف لانے والے کونسلرز اور میئر صاحبان میں کونسلر رچرڈ ٹیری (Cllr.Richard Terry) دی میئر آف ویورلے، کونسلر کیرول کوک برن (Cllr.Carol Cockburn) دی میئر آف دی ٹاؤن آف فارن ہم اور کونسلر رابرٹ لینڈریو (Cllr. Robert Landeryou) دی میئر آف سٹن (Sutton) شامل تھے۔ انہوں نے بھی اپنے خطابات میں جماعت احمدیہ کی تعریف کر کے اس کی خدمات کو سراہا۔

ان کے علاوہ دیگر ممتاز شخصیات بھی آئی تھیں ان میں سے ڈاکٹر این لی (Dr.Ann Lee) اور اور مسز سوسن کریمر (Mrs.Susan Kramer) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

برطانوی زعماء میں سے ایک یا دو تقاریر کے سوا جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی زیر صدارت منعقد ہونے والے اجلاس میں ہوئیں باقی جملہ اہم شخصیات نے مختلف اجلاسوں میں جو امیر صاحب برطانیہ مکرم رفیق احمد صاحب حیات کی صدارت میں منعقد ہوئے احباب سے خطاب فرما کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ ان سب برطانوی زعماء کی تقاریر کا مکمل متن شائع کرنا تو ممکن نہیں بعض چیدہ چیدہ اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

آنریبل ٹونی کولمین کا خطاب

برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر آنریبل ٹونی کول مین کا اس روز ساٹھواں یوم پیدائش بھی تھا اور ان کے بیٹوں اور بیٹیوں نے اس خوشی میں وسیع پیمانہ پر ایک لنچ پارٹی کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ اتنی اہم گھریلو مصروفیات کے باوجود وہ وقت نکال کر جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے نہ صرف جلسہ سے خطاب کیا بلکہ وزیر اعظم برطانیہ آنریبل ٹونی بلیئر اور برطانوی ہوم آفس کی ایک منسٹر فی اونا میکنا گارٹ کے پیغامات بھی اپنے ہمراہ لائے اور اپنے خطاب کے اختتام پر وہ پیغامات بھی پڑھ کر سنائے۔

آنریبل ٹونی کولمین نے اپنے خاصے لمبے خطاب میں جماعت احمدیہ کے پرامن دینی عقائد ونظریات اور خدمت انسانی کی مساعی پر روشنی ڈالنے کے علاوہ ایک اور اہم امر کا بھی ذکر فرمایا۔ آپ نے کہا کہ میں گزشتہ ہفتہ فارن اور کامن ویلتھ آفس کی طرف سے سسکس ولسن پارک میں منعقد ہونے والی افریقی انتخابات اور ان کی جانچ پڑتال کے موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شریک تھا۔ وہاں جس چیز نے مجھے بے حد متاثر کیا وہ یہ تھی کہ وہاں تیس افریقی ممالک کے مندوب تشریف فرما تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنی تقریر میں اپنے اپنے ملک میں احمدیوں کی بے حد تعریف کی اور ان کے رفاہی کاموں اور کردار کے متعلق بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ان میں ہر ملک کے مندوب نے بتایا کہ ہمارے ہاں تو احمدیوں کے نام بھی ملک کی مشترکہ ایک ہی انتخابی فہرست میں درج ہیں۔ وہ سب تمام دوسرے ہم وطن شہریوں کے ساتھ مل کر یکساں طور پر اپنے ووٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ عام انتخابات میں وہ سب کے ساتھ مل کر اپنے مرد اور خواتین امیدواروں کو بطور امیدوار کھڑا کرتے ہیں۔ مسٹر کول مین نے کہا کہ یہ انتہائی طور پر اہم ہے کہ مقامی کونسلوں اور قومی حکومت میں احمدی نمائندے بھی لئے جاتے ہیں اور وہ ہر سطح پر رواداری کی آئینہ دار اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔ اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں جیسا کہ آنریبل سوڈوئی اور میئر آف فارنہم نے اپنی تقریروں میں یہاں بیان کیا ہے احمدیوں کا یہ نعرہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہمارے زمانہ کے لئے بہت ہی اہم پیغام پر مشتمل ہے۔

آخر میں آنریبل ٹونی کول مین نے کہا کہ احمدیہ کنونشن کے لئے گزشتہ سال کی طرح میں وزیر اعظم ٹونی بلیئر کا پیغام لایا ہوں لیکن اس دفعہ ایک نیا پیغام بھی مجھے آپ تک پہنچانے کے لئے ملا ہے اور وہ ہے فی اونا میکنا گارٹ (Fiona Mactaggart) کا پیغام۔ وہ پہلے وانڈز ورتھ کونسل میں حزب مخالف کی لیڈر تھیں۔ دو ماہ قبل انہیں ہوم آفس میں ایک منسٹر مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر درخواست کی ہے کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں ان کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا جائے۔ چنانچہ آنریبل کول مین نے پہلے انہی کا پیغام پڑھ کر سنایا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ہوم آفس کی منسٹر کا پیغام

حکومت جماعت احمدیہ کے اس مثبت رویہ کا خیر مقدم کرتی ہے جو بعض اقدار کو فروغ دینے کا آئینہ دار ہے۔ یہ اقدار اس زمانہ کی متحرک اور مختلف ثقافتوں پر مشتمل سوسائٹی کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جماعت کا جلسہ سالانہ اپنی جماعت کو ایسے مثبت رویوں کو مزید مستفیض کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگا اور اس طرح ملک میں تنوع پسندی میں رواداری اور برداشت کو فروغ دینے کا مزید موجب بنے گا۔ یہ رویہ اس ملک کی سب سے بڑی قوت کا درجہ رکھتا ہے۔ میں آپ کے جلسہ کی بہر نوع کامیابی کی متمنی ہوں۔ (فی اونا میکنا گارٹ)

وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام

اپنی تقریر کے آخر پر آنریبل ٹونی کول مین نے وزیر اعظم برطانیہ آنریبل ٹونی بلیئر کا انگریزی پیغام پڑھ کر سنایا۔ وزیر اعظم کے پیغام کا ترجمہ یہ ہے:

اس موقع کا میسر آنا میرے لئے باعث مسرت ہے کہ میں اس امر کا اظہار کروں کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے مندوبین کے لئے ان کا یہ اجتماع بشاشت آفریں فیض رسانی کا موجب ہوگا۔ اور میرے یقین کے مطابق یہ اجتماع ہوگا بھی عظیم کامیابی پر منتج۔ پرخلوص تمناؤں کے ساتھ

ٹونی بلیئر

گلفورڈ کی طرف سے ممبر پارلیمنٹ

سوڈوٹی کے خطاب کا اقتباس

گلفورڈ کی طرف سے ممبر پارلیمنٹ سوڈوٹی نے جو خطاب کیا اس کے دوران کہا:

جماعت احمدیہ نہ صرف یہ کہ ایک پرامن اور امن پسند جماعت ہے بلکہ یہ جماعت ہسپتالوں کے قیام، کینسر ریسرچ اور بچوں کو تحفظ فراہم کرنے جیسے کاموں میں اپنا کردار ادا کرنے میں بہت فعال اور مستعد ہے۔ یقیناً احمدی نوجوانوں کا رمضان میں بے گھر لوگوں کو خوراک فراہم کرنے کے کام کی ذمہ داری قبول کرنا ہم سب کے لئے بہت عمدہ مثال قائم کرنے کے مترادف ہے۔

برطانیہ عظمیٰ میں بہت کم لوگ اس عظیم کام سے آگاہ ہیں جو Humanity First نامی پروگرام کے تحت اس جماعت نے شروع کر رکھا ہے۔ یہ نہ صرف ان ملکوں میں اس کام کو جاری رکھے ہوئے ہے جن میں احمدیہ جماعتیں قائم ہیں بلکہ ترقی پذیر دنیا کے ان ملکوں میں جہاں امداد اور سہارے کی بے حد ضرورت ہے یہ حسب دستور مصروف کار ہے۔ یہ بہت قابل تعریف بات ہے خیر خواہی پر مبنی یہ خیراتی کام ایمان

ویقین اور امن سے محبت کی جڑوں سے پھوٹتے ہیں اور یہ ہم سب کے لئے بہت اہم اور بیش قیمت امر ہے۔

ممبر پارلیمنٹ آنریبل ایڈورڈ ڈیوی کا خطاب اور لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر کا پیغام

جلسہ میں ممبر پارلیمنٹ آنریبل ایڈورڈ ڈیوی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

یہ امر میرے لئے بہت اہم عزت اور امتیازی اعزاز کا موجب ہے کہ مجھے اپنی پارٹی کی نمائندگی کے طور پر جلسہ میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا ہے اور مدعو کیا بھی گیا ہے تقدس مآب حضور والا کی خدمت میں پیش ہو کر جلسہ سے خطاب کرنے کے لئے۔ میں لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر رائٹ آنریبل چارلس کینیڈی کا پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں اور وہ پیغام پڑھ کر سناؤں گا۔

اپنے ساتھ میں آنریبل سائمن ہیوز (Hon. Simon Hughes) کی اعلیٰ ترین خواہشات بھی لایا ہوں وہ ماضی میں جماعت احمدیہ جلسہ سے خطاب کر چکے ہیں۔ وہ اور میں اپنے حلقہ انتخاب میں جاری کام کی وجہ سے آپ کی جماعت سے اچھی طرح باخبر ہیں۔ رائل بورو آف کنگسٹن میں ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ چند ایک .... ہماری کونسل میں خدمات بجالا رہے ہیں۔ اور ہم اس بات پر بہت خوش ہیں کہ گزشتہ سال ان میں سے ایک اعلیٰ ملک نامی صاحب رائل بورو آف کنگسٹن اور آپ کی جماعت کے بڑے امتیاز کے ساتھ نمائندگی کرتے ہوئے ڈپٹی میئر کے عہدے پر فائز رہے ہیں۔

برطانوی .... کے لئے یہ ایک بڑا کڑا وقت رہا ہے۔ آپ کی جماعت نے انتہا پسندی کی قوتوں کے خلاف رواداری اور میانہ روی کی اہمیت واضح کرنے اور اسے اختیار کرنے کی راہ دکھانے میں رہنمائی کا فرض ادا کیا ہے۔

آپ کی جماعت کے لوگ دوسروں کی فلاح کے لئے جو کام کر رہے ہیں مجھے اس کا پورا پورا احساس ہے جو ذہنی تربیت کے طور پر آپ رہنمائی فرماتے ہیں اسے خدا کی دی ہوئی ہمت اور طاقت کے بل پر جاری رکھیں۔ آپ کے کامیاب مستقبل کے لئے آپ کے ہمراہ میں بھی دعا گو ہوں۔

چارلس کینیڈی کا پیغام

اس کے بعد انہوں نے ممبر پارلیمنٹ رائٹ آنریبل چارلس کینیڈی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پیغام کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"جلسہ میں شریک ہونے اور حاضرین سے خطاب کرنے کی آپ نے مجھے جو دعوت دی ہے اس پر میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ اس سال میں ذاتی طور پر خود حاضر ہو کر آپ کے درمیان موجود رہنے سے قاصر ہوں۔ میں تقدس مآب حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کی خدمت میں ان کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وہ سب لوگ جو دنیا بھر سے یہاں آکر جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں میں اپنی بہترین تمناؤں کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ سب بہت پر لطف وقت یہاں گزاریں گے اور بہت ہی کامیاب اور فیض رساں جلسہ سے محظوظ ہوں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 ستمبر 2003ء)

جنگِ فرانس و جرمنی

جرمنی کے چانسلر، بسمارک اور شاہ قیصر ولیم کی قیادت میں جو ترقی ہوئی، اس نے نئے اور پرانے سامراجیوں کے درمیان کش مکش پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا، اس دوران نہ صرف قومی برتری کے احساسات ابھرے بلکہ حصول زمین کے تنازعات نے بھی فروغ پایا۔ یہ تضادات و تنازعات 19 جولائی 1870ء سے 10 مئی 1871ء تک جاری رہنے والی فرانس جرمنی جنگ کی صورت میں نمودار ہوئے، اس جنگ سے یورپ میں فرانسیسی رعب و دبدبے اور استحقاق کے خاتمے کے ساتھ ایک نیا جغرافیائی تبدیلی کا حامل متحد جرمنی وجود میں آیا۔ یہ وہ دور تھا جب جرمنی اور فرانس میں توسیع پسندی اور قومیت کے رجحانات تقویت پا رہے تھے اور ہردو جانب سے السا س اور لورین کے علاقوں کو قوت کے ذریعہ حاصل کرنے کے عزائم سامنے آرہے تھے۔ جنگ سے قبل اور جنگ کے دوران کافی دنوں تک ان علاقوں پر فرانس کا قبضہ رہا تھا اس لئے فرانس کی تیسری جمہوریہ کا حکمران، نپولین سوئم بہت پر امید تھا۔ اس کی پرامیدی کی ایک اور وجہ وہ جدید اسلحہ بھی تھا جو اس نے کسی آڑے وقت کے لئے جمع کر رکھا تھا، جن میں مشین گنیں اور چیس پوٹ رائفلیں اہمیت کی حامل تھیں۔ دوسری جانب جرمنی کا چانسلر اوٹو وان بسمارک جرمن قوم میں نسلی برتری اور عظیم جرمنی کے رجحانات و نظریات کے باعث پر اعتماد تھا، جس کی وجہ سے جرمن فوج کے شانہ بہ شانہ جرمن عوام بھی منظم ہو رہے تھے۔ بسمارک آئرن اینڈ بلڈ پالیسی پر یقین رکھتا تھا یعنی ڈپلومیسی نہیں بلکہ جنگ ہی تمام تنازعات اور مسائل کا حل ہے۔ 19 / جولائی 1870ء کی صبح جرمنی نے فرانس پر شب خون مارا اور دنیا نے دیکھا کہ نپولین سوئم کی پرامیدی اور خود اعتمادی کے تمام دعوے کھوکھلے ثابت ہوئے۔ جرمنی نے نہ صرف السا س اور لورین پر قبضہ کر لیا، (جن پر دوسری جنگ عظیم تک جرمنی کا استحقاق رہا) بلکہ یورپی ریاستوں کی مداخلت کے باعث معاہدہ امن کی رو سے فرانس جنگ میں جرمنی کے نقصان کے عوض اسے پانچ بلین فرانک دینے کا پابند بھی ٹھہرا۔

رشید احمد چودھری صاحب

نوبیل پرائز حاصل کرنے والی پہلی مسلمان عورت

ایران کی ایک وکیل خاتون شیریں عبادی کو انسانی حقوق کی جدوجہد میں عمدہ کام کرنے پر 2003ء کے امن نوبیل پرائز کا مستحق سمجھا گیا۔ نوبیل پرائز حاصل کرنے والوں کی 102 سالہ تاریخ میں شیریں عبادی پہلی مسلمان عورت ہے جو اس انعام کی حقدار ٹھہری،

محترمہ شیریں عبادی ایران کی پہلی خاتون جج ہیں جنہوں نے انتہائی مشکل حالات میں عورتوں اور بچوں کے حقوق پر جدوجہد جاری رکھی اور ایسے مقدمات بھی لئے جو دوسرے وکیل لینے سے گھبراتے تھے۔ اس کو کئی دفعہ جان سے مار دینے کی دھمکیاں بھی ملیں مگر اس کے عزم میں ذرا فرق نہ آیا۔ امسال اس انعام کے لئے 165 امیدوار تھے۔ جن میں عیسائیوں کے مذہبی رہنما پوپ جان پال کا نام بھی شامل تھا۔

شیریں عبادی کو جب اس انعام کی اطلاع ملی تو وہ بہت حیران ہوئی اور اس نے بے اختیار کہا کہ یہ میرے لئے اور ایران میں انسانی حقوق پر کام کرنے والوں کے لئے نیز جمہوریت کیلئے بہت عمدہ خبر ہے۔ اس سے یقیناً انسانی حقوق کے کاموں میں بہت مدد ملے گی۔

نوبیل کمیٹی جس نے انعام کا فیصلہ کیا ہے پانچ افراد پر مشتمل ہے۔ جن میں سے تین عورتیں ہیں۔ اس کے ایک ممبر Ole Danbold Mjoes نے کہا کہ شیریں عبادی کے چناؤ سے خاص طور پر مسلمان ممالک پر جن کا انسانی حقوق کے معاملہ میں ریکارڈ اتنا اچھا نہیں بہت اعلیٰ اثر پڑے گا۔ محترمہ شیریں عبادی کو یہ انعام جس کی مالیت آٹھ لاکھ پاؤنڈ ہے۔ 10 دسمبر 2003ء کو ناروے کے شہر اوسلو میں دیا جائے گا اور توقع ہے کہ شیریں عبادی یہ انعام وصول کرنے خود اوسلو جائیں گی۔

نوبیل پرائز 1901ء میں شروع کیا گیا اب تک 113 لوگوں کو یہ انعام مل چکا ہے اور شیریں عبادی گیارہویں عورت ہے جس نے یہ انعام جیتا ہے۔

عورتوں میں سب سے پہلا انعام پراگ کی ایک عورت Baroness Bertha Von Suttaer کو 1905ء میں ملا تھا۔ اس خاتون نے اپنی زندگی کی آسائشوں کو خیرباد کہہ کر امن کے حصول کے ذرائع پر لکھنا شروع کیا اور آسٹرین امن سوسائٹی کی بنیاد ڈالی اور جلد ہی دنیا بھر میں امن تحریک کے کام کے سلسلہ میں مشہور ہوگئی۔

اس کے بعد 1931ء میں Jane Addams اور 1946ء میں Emily Greene Balch نوبیل انعام کی حقدار ٹھہریں۔ یہ دونوں ویمن انٹرنیشنل لیگ فار پیس اینڈ فریڈم کی صدر تھیں۔

1976ء میں Betty Williams اور Mairead Corrigan کو مشترکہ طور پر نوبیل انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا۔ انہوں نے ناردرن آئرلینڈ میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک فرقوں کے درمیان اختلافات کی خلیج کو کم کرنے اور امن کمیٹی کے قیام کے سلسلہ میں بہت محنت کی تھی۔

1979ء میں انڈیا کی مدر ٹریسا کو انسانیت کی خدمت کے سلسلہ میں انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا۔

1982ء میں سویڈن کی ایک سیاستدان عورت Alva Myrdal کو نوبیل انعام اس لئے دیا گیا کیونکہ اس نے دنیا میں نیوکلیئر اسلحہ کے خلاف تحریک چلائی تھی۔

1991ء میں Avng San Suu کو کوریا میں جمہوریت کے قیام کی خاطر کوششوں کی وجہ سے انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا۔ مگر چونکہ حکومت نے اسے گھر پر نظر بند کیا ہوا تھا۔ اس لئے وہ خود انعام لینے نہ آسکی تھی۔

1992ء میں Rigoberta Menchu Tum کو نوبیل انعام سے نوازا گیا جس نے گوئٹے مالا میں قدیم باشندوں جو Indian کہلاتے ہیں کے حقوق پر بے پناہ کام کیا تھا۔

1997ء میں Jody Williams جو Landmines پر پابندی لگانے کی انٹرنیشنل تحریک کی بانی تھیں۔ نوبیل انعام کی حقدار قرار پائی گئی۔ اور اب 2003ء میں محترمہ شیریں عبادی کو انسانی حقوق کے سلسلہ میں کام کرنے پر انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

محترمہ شیریں کے والد شاہ ایران کے دور میں جج تھے۔ محترمہ شیریں کے خاوند کا نام ڈاکٹر رحیم عبادی ہے وہ پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہیں اور انہیں سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ان کی ایک لڑکی اس وقت کینیڈا میں الیکٹریکل انجینئرنگ میں پوسٹ گریجوایٹ کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

محترمہ شیریں عبادی نے 1975ء تا 1979ء تہران میں سٹی کورٹ کے صدر کے طور پر کام کیا ہے۔ مگر جون 2000ء میں اسے ایک ویڈیو دکھانے پر جو رائے عامہ کے خلاف قرار پائی گئی۔ تین ہفتہ کے لئے جیل جانا پڑا اور پانچ سال تک وکالت کرنے سے محروم کر دیا گیا تھا۔ وہ پہلی خاتون جج تھی مگر 1979ء میں عدلیہ نے اسے اپنے عہدے سے برطرف کر دیا تھا اور دلیل یہ دی تھی کہ خواتین بہت جذباتی ہوتی ہیں اس لئے ایسے عہدے ان کو نہیں دیئے جاسکتے۔

مگر آج کل ایران میں عورتوں کے حقوق کی طرف توجہ ہو رہی ہے اور اس وقت ایران کی نیشنل اسمبلی کی 270 سیٹوں میں 14 سیٹیں خواتین کے پاس ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ایسے کئی ایک نمونے پائے جاتے ہیں کہ بعض لوگوں نے محض آپ کے اخلاقی کمال کی وجہ سے اسلام قبول کیا۔ (حضرت مسیح موعود)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 28 نومبر 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-45 a.m سوال و جواب
3-00 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
4-30 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m ترتیل القرآن
6-20 a.m مجلس سوال و جواب (اردو)
7-30 a.m ایم ٹی اے سپورٹس
8-25 a.m ڈاکومنٹری
9-25 a.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
10-00 a.m ملاقات (انگریزی)
11-05 a.m تلاوت، عالمی خبریں
11-35 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m سرائیکی سروس
1-45 p.m مجلس سوال و جواب (اردو)
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-25 p.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-05 p.m تلاوت، خبریں، درس ملفوظات
6-00 p.m خطبہ جمعہ براہ راست
7-00 p.m ملاقات (انگریزی)
8-05 p.m خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-05 p.m فرنچ سروس
10-05 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

ہفتہ 29 نومبر 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m ترتیل القرآن
1-35 a.m مجلس سوال و جواب (اردو)
2-45 a.m خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
3-55 a.m ملاقات (انگریزی)
5-05 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m یسرنا القرآن
6-25 a.m مجلس سوال و جواب (اردو)
7-30 a.m کہکشاں
8-00 a.m مجلس مشاعرہ
9-00 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-25 a.m کوئز انوار العلوم
9-55 a.m الزامات کا جواب
11-05 a.m تلاوت، عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m فرنچ سروس
1-35 p.m مجلس سوال و جواب (اردو)
2-40 p.m یسرنا القرآن
3-05 p.m انڈونیشین سروس
4-05 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-30 p.m کوئز انوار العلوم
5-05 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 p.m مجلس سوال و جواب (اردو)
7-00 p.m بنگالی سروس
8-05 p.m چلڈرنز کلاس
9-10 p.m فرنچ سروس
10-10 p.m جرمن سروس
11-15 p.m لقاء مع العرب

اتوار 30 نومبر 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m چلڈرنز کلاس
2-25 a.m مجلس مشاعرہ
3-25 a.m یسرنا القرآن
5-05 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-30 a.m مجلس سوال و جواب (انگریزی)
7-40 a.m تقریر۔ مکرم مولانا مبشر احمد صاحب
8-15 a.m خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-15 a.m کوئز تحریک احمدیت
10-00 a.m چلڈرنز کلاس
11-05 a.m تلاوت، عالمی خبریں،
11-40 a.m لقاء مع العرب
12-50 p.m سپینش سروس
1-35 p.m مجلس سوال و جواب (انگریزی)
2-35 p.m کوئز تحریک احمدیت
3-20 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m تقریر۔ مکرم مولانا مبشر احمد صاحب
5-05 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m خطبہ جمعہ ریکارڈنگ
7-00 p.m بنگالی سروس
8-05 p.m بستان وقف نو
9-05 p.m فرنچ سروس
10-05 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

بقیہ صفحہ 1

احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروالیں۔ اور پرچی روم سے پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحبان کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

☼ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب نائب وکیل وقف نو کی دو سالہ نواسی مناحل منصور انگلستان تا حال شنوائی اور گویائی سے محروم ہے۔ ڈاکٹرز پر امید ہیں کہ آپریشن کے ذریعہ اس کی شنوائی بحال ہونے کا امکان ہے۔

☼ معروف مضمون نگار و مصنفہ مکرمہ سیدہ حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب تالپور کراچی ہارٹ اٹیک کے سبب زیر علاج ہیں۔

☼ مکرم اظہر مصطفیٰ صاحب لاہور کی والدہ مکرمہ بشریٰ شاہدہ صاحبہ اہلیہ دین محمد شاہد صاحب کینیڈا میں دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔

☼ مکرم عزیز احمد صاحب مینیجر رسالہ خالد کے بھانجے مکرم عدنان احمد خان ابن مکرم تنویر احمد خان صاحب آف لاہور دماغی عارضے کی وجہ سے کافی عرصہ سے علیل ہیں ڈاکٹروں نے دماغ کا آپریشن تجویز کیا ہے۔

☼ مکرم وحید احمد صاحب کارکن نظارت علیا کی والدہ چند ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

☆ مکرم سید وسیم احمد طاہر صاحب انجینئر کی والدہ مکرمہ ذکیہ قدسیہ صاحبہ دارالعلوم وسطی دل کے عارضہ سے CCU میں داخل ہیں۔

سب مریضوں کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں یوم صفائی

☼ آج مورخہ 25 نومبر کو ربوہ میں یوم صفائی منایا جا رہا ہے۔ تا کہ عید الفطر کے موقعہ پر ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجایا جا سکے۔ جملہ احباب سے اپنے گھروں کے اردگرد صفائی اور چھڑکاؤ کرنے کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

☼ مکرم عبدالرشید رازی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مجید الدین صاحب رازی آف ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 18 نومبر 2003ء کو نو بجے شام ہولی فیملی ہسپتال میں بعمر 68 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ نماز جنازہ اگلے روز 19 نومبر بعد دوپہر ٹینچ بھاٹہ میں مکرم سید حسین احمد صاحب مربی ضلع راولپنڈی نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان راولپنڈی احمد باغ میں قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☼ مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر عبدالماجد حامد صاحب (پی سی ایس آئی آر ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور) کی والدہ مکرمہ امۃ البشیر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب مرحوم آف راولپنڈی مورخہ 4 نومبر 2003ء بروز منگل بعمر 83 سال وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے ایک بیٹی اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جو سب خدا کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند سے بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب

منگل	25۔نومبر	زوال آفتاب	11-55
منگل	25۔نومبر	افطار	5-08
بدھ	26۔نومبر	طلوع فجر	5-19
بدھ	26۔نومبر	طلوع آفتاب	6-44

☆ وزیر اعظم جمالی نے بھارت کے ساتھ لائن آف کنٹرول پر غیر مشروط جنگ بندی کا اعلان کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ بھارت اس کا مثبت جواب دے گا۔

☆ 31 دسمبر کو 5 کروڑ پاکستانی شناختی کارڈ سے محروم ہو جائیں گے اب تک صرف 4 کروڑ افراد نے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ بنوایا ہے۔ 31 دسمبر کے بعد تمام سرکاری امور کیلئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ ضروری ہوگا۔

☆ اے آر ڈی نے جمالی حکومت کے پہلے سال کو بے بسی اور بے اختیاری کا سال قرار دیا ہے ان کے مطابق آئین شکنی ہوئی، ایوان صدر کو بالا دستی رہی، عالمی اداروں نے صدر سے رابطے کئے، 21 مرتبہ تیل مہنگا ہوا 751۔افراد نے خودکشیاں کیں کرائم کی شرح میں 30% ڈکیتیوں میں 250% اضافہ ہوا۔

☆ حامد کرزئی نے پاکستان کو کہا ہے کہ وہ مذہب کے نام پر نفرت کا پرچار روکے اور پاکستان میں موجود طالبان کو گرفتار کرے۔

☆ ایم ایم اے نے کہا ہے کہ حکومت کو دی گئی ڈیڈ لائن میں توسیع نہیں ہوگی اب مذاکرات کے دروازے بند ہیں۔

☆ جارجیہ کے صدر ایڈورڈ شیورناڈزے نے اپوزیشن کے احتجاج کے بعد عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

☆ عراقی شہر موصل میں دو امریکی فوجیوں کے سر قلم کر دیئے گئے۔ 2 امریکی آئل کمپنی پر حملہ سے ہلاک ہوئے۔

☆ انگلینڈ نے آسٹریلیا کو 17 کے مقابلہ میں 20 ٹرائز سے ہرا کر رگبی ورلڈ کپ جیت لیا۔

اعلان تعطیل

مورخہ 26 تا 29 نومبر 2003ء عیدالفطر پر سرکاری تعطیلات کی وجہ سے روز نامہ الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(ادارہ)

اہل ربوہ کے لئے خوشخبری

ہمارے ہاں ہر قسم کے برقعے کا کپڑا اور تیار شدہ برقعہ دستیاب ہے۔ بذریعہ فون اور ای میل پر آرڈر بک کئے جاتے ہیں۔

نیو چاند برقعہ ہاؤس

انیس مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ (دوکان گلی کے اندر ہے)

پروپرائٹرز: انصر اقبال ڈوگر۔ یاسر اقبال ڈوگر فون رہائش: 04524-214952

Email newchandburkhahouse@hotmail.com

احمد ٹریول انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:211550 Fax 04524-212980

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

اپنا کام .... اپنا نام

زنانہ ریڈی میڈ کے لئے — اقصیٰ بوتیک

زنانہ و مردانہ اعلیٰ ورائٹی کے لئے — اقصیٰ فیبرکس

سستے اور معیاری برقعے — اقصیٰ برقعہ ہاؤس

اقصیٰ چوک اقصیٰ مارکیٹ پروپرائٹر محمد احمد طاہر کاہلوں

خالص سونے کے زیورات

قمر جیولرز

گول بازار ربوہ

فون دکان: 04524-213589

گھر: 04524-214489

موبائل: 0303-6743501

میاں قمر احمد

انٹرنیشنل معیار کے مطابق خالص سونے کے مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، ملتانی زیورات

Estd.1960

فینسی جیولرز

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد

Off:04524-212868

Res:04524-212867

Mob:0320-4891448

E-mail:mazharahmad2001@yahoo.com

ربوہ پراپرٹی سنٹر کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ

Office:04524-213550 Res:212826

پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راؤ۔ چوہدری بشیر احمد گوپے راؤ

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

★ ریلوے روڈ فون۔ 214750

★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس: 212764 گھر: 211379

رنگین فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ چند منٹوں میں

عامر کلر لیب اینڈ فوٹو سٹوڈیو

اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 215209 گھر: 212988

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

بخارا اصفہان، شجر کار، وجی ٹیبل ڈائز۔ کویشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

محبت سب کے لئے - نفرت کسی سے نہیں

فخر الیکٹرونکس

کی جانب سے احباب جماعت کو دل کی گہرائیوں سے عید مبارک

ڈیلر: ریفریجریٹر - ائرکنڈیشنر - ڈیزرٹ کولر - کوکنگ رینج گیزر - ہیٹر - واشنگ مشین - مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر

1-لنک میکلوڈ روڈ' جودھامل بلڈنگ لاہور فون 7223347-7239347-7354873

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

جماعت احمدیہ عالمگیر کو دل کی گہرائیوں سے عید مبارک

نیشنل الیکٹرونکس

واشنگ مشین - گیزر' کوکنگ رینج' T.V' فریج' ڈاؤلینس' پیل' ویوز' فلپس اور مصنوعات الیکٹرونکس خریدنے کیلئے بااعتماد ادارہ - احمدی احباب کیلئے خاص رعایت - ہم آپ کے منتظر ہوں گے

1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ - لاہور فون نمبر 7223228-7357309

CURATIVE SMELL THERAPY خوشبو سے علاج

حضرت نبی اکرم ﷺ کو خوشبو بہت زیادہ پسند تھی اور آپ ﷺ نے ناک میں دوائی ڈالنے یا سونگھنے کو بھی اچھا علاج قرار دیا ہے۔ اس ارشاد نبوی کی روشنی میں ہم نے لمبے عرصہ کی تحقیق و تجربات کے بعد خوشبو سے علاج کا طریقہ CURATIVE SMELL THERAPY ایجاد کیا ہے۔ یہ سات سمیلز ہیں جو روزمرہ پیدا ہونے والی شدید تکالیف ACUTE DISEASES کو عموماً ابتدا میں ہی ختم کر دیتی ہیں۔

1۔ ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل Digest Curative Smell

بفضلہ تعالیٰ نظام ہضم کی ہر بیماری کے لئے مفید اور موثر ہے

2۔ ایمرجینسی کیوریٹو سمیل Emergency Curative Smell

ہر نہ سمجھ آنے والی بیماری اور خطرناک حالتوں کا فوری علاج۔ ڈاکٹر اور دوا میسر آنے تک اسے استعمال کریں۔ انسانی قوت حیات کو فوری تقویت دیتی ہے۔ مریض جلد خطرہ سے باہر ہو جاتا ہے۔

3۔ فیور کیوریٹو سمیل Fever Curative Smell

بخار کی کیفیت محسوس ہوتے ہی سونگھنے سے بخار سے بچاؤ کرتی ہے۔ بخار کی صورت میں کسی بھی علاج کے ساتھ مستعمل ہے۔

4۔ فلو کیوریٹو سمیل Flu Curative Smell

نزلہ، زکام، چھینکیں، گلے کی خرابی، ناک کی بندش وغیرہ میں فوری موثر ہے

5۔ ہارٹ کیوریٹو سمیل Heart Curative Smell

دردِ دل، انجائنا، خون کی نالیوں کی جملہ امراض، دھڑکن کی زیادتی، دل کی گھبراہٹ، سانس پھولنا وغیرہ میں فوری موثر ہے۔

6۔ پینز کیوریٹو سمیل Pains Curative Smell

سر سے لے کر پاؤں تک سارے جسم کی دردوں کا فوری علاج، مثلاً سر درد، کان درد، دانت درد، جوڑوں اور اعصاب وغیرہ کے دردوں کے لئے مفید ہے۔

7۔ ٹیمپر کیوریٹو سمیل Temper Curative Smell

یہ ہر قسم کی مزاج اور موڈ کی خرابیوں کے لئے مثلاً بہت زیادہ غصہ، چڑچڑاپن، ضد، رنج و غم اور مایوسی وغیرہ میں متعلقہ شخص کو سونگھانے سے بفضلہ تعالیٰ مزاج اعتدال پر آ جائے گا۔

قیمت فی سمیل =/Rs.25 ۔ مکمل سیٹ خوبصورت پرس پیکنگ میں صرف =/Rs.150

ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔ لٹریچر مفت

پیش کردہ۔ کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل، ربوہ فون: 213156 فیکس: 212299

1924ء سے خدمت میں مصروف

راجپوت سائیکل ورکس

ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔

1-265/16B کالج روڈ نزد اکبر چوک

ٹاؤن شپ لاہور۔ فون: 5114822-5118096

برانچ: اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ P.P 212038

روز نامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29